75156-اگرامام رکوع میں ہو تومقتدی کوکیا کرنا چاہیے ؟

سوال

جب میں مسجد میں داخل ہوؤں اورامام رکوع کی حالت میں ہواور میں اس کے ساتھ رکوع کرلوں توکیا میری یہ رکعت شمار ہوگی ؟
حالانکہ میں نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی، اورکیا میں ایک تکبیر کہوں یا کہ دو تکبیریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگرکوئی شخص مسجد میں داخل ہواورامام رکوع کی حالت میں ہوتووہ امام کے ساتھ رکوع کرلے تواس کی یہ رکعت شمار ہوگی جبکہ وہ امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے، چاہے اس نے رکوع میں اطمنان امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد ہی کیا ہو.

امام ابوداود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

میں نے سنا کہ امام احمد سے امام کے ساتھ رکوع کی حالت میں ملنے کی حالت میں تکبیر کہہ کرامام کے ساتھ رکوع کرنے والے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا توان کا جواب تھا :

اگروہ امام کے رکوع سے اٹھنے سے قبل اپنے ہاتھ گھٹنے پررکھ لے تواس نے اسے پالیا" انتہی.

دیکھیں : مسائل الامام احمد لابی داود صفحہ نمبر (35) اورحاشیۃ الروض لابن قاسم (275/2) اورالمجموع (215/4).

پھروہ رکوع میں اطمنان کرے اوررکوع سے اٹھ کرامام کی متابعت کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اگرمقتدی امام کورکوع کی حالت میں پالے تواس کی یہ رکعت ہوجائیگی چاہے اس نے امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد ہی سبحان ربی العظیم کہا ہو" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز(11/245–246).

دوم :

جب امام کی رکوع کی حالت میں پائے تواسے ایک تکبیر ہی کافی ہے جوکہ تکبیر تحریمہ ہے یہی رکوع کی بھی تکبیر ہوگی، یہ زید بن ثابت، ابن عمر، رضی اللہ تعالی عنہم، سعید، عطاء، حسن، ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے مروی ہے، اورآئمہ اربعہ (ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد) کا بھی یہی کہنا ہے.

ابوداود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : میں نے امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے کہا : میں امام کورکوع کی حالت میں پالوں تو؟

امام احمد نے جواب دیا: آپ کو ایک تکبیر ہی کافی ہے" انتہی

دیکھیں: مسائل الامام احمد صفحہ نمبر (35).

یہ اس لیے کہ رکوع کی حالت میں غالبا دونوں تکبیروں کو جمع کرنا مشکل ہے، اور اس لیے بھی کہ دونوں عبادات ایک ہی جنس اور ایک ہی جگہ میں ہیں، اور رکوع کی نیت کرنا نماز شروع کرنے کے منافی نہیں، لہذا رکن جو کہ تکبیرہ تحریمہ ہے واجب جو کہ رکوع کی تکبیر کے لیے کافی ہوگا، جیسا کہ طواف افاضہ اگر آخر میں کیا جائے تو طواف وداع سے کافی ہوجاتا ہے"

دیکھیں: المغنی (183/2)، اور القواعد لابن رجب، قاعدہ نمبر (18).

اور اگر دونوں تکبیریں کہنا ممکن ہوں تو یہ اولی ہے، یعنی پہلی تکبیر تحریمہ اور دوسری رکوع کے لیے تو یہ اولی اور بہتر ہوگا.

ابوداود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"میں نے امام احمد سے کہا: آپ کے نزدیک دو تکبیریں کہنا زیادہ پسند ہیں؟

تو ان کا جواب تھا:

اگر وہ دوبار تکبیر کہے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں" انتہی

دیکھیں: مسائل الامام احمد صفحہ نمبر (35).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر مقتدی نماز کے لیے آئے اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو کیا وہ تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کہے، یا کہ صرف تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

"اولی اور احتیاط تو اسی میں ہے کہ وہ دو تکبیریں کہے: ایک تکبیر تحریمہ جو کہ رکن ہے، اور یہ تکبیر اسے کھڑا ہو کر کہنی ضروری ہے، اور دوسری تکبیر رکوع کی اس وقت کہے جب وہ رکوع کے لیے نیچے جھکے، اور اگر اسے رکوع چھوٹ جانے کا خدشہ ہو تو پھر علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق تکبیر تحریمہ کہنی ہی کافی ہوگی، کیونکہ دونوں عبادتیں ایک ہی وقت جمع ہوگئی ہیں، لہذا بڑی عبادت چھوٹی سے کفائت کر جائیگی، اور اس حالت میں اکثر علماء کرام کے ہاں اس کی رکعت ہوجائیگی" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11/244–245).

رکوع میں ملنے والے شخص کے لیے تکبیر کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے اگر وہ رکوع کے لیے جھک کر تکبیر کہتا ہے تو اس کا رکوع صحیح نہیں ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی "المجموع" میں کہتے ہیں:

"اگر کسی شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا تو وہ کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ کہے اور پھر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اگر تکبیر کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ رکوع کے جھک کر کہی جائے تو بغیر کسی اختلاف کے اس کی فرضی نماز صحیح نہیں، اور صحیح قول کے مطابق نفلی نماز بھی صحیح نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (111/4) اور مغنی (130/2) بھی دیکھیں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی "الشرح الممتع" میں کہتے ہیں:

"لیکن یہاں ایک چیز سمجھنی ضروری ہے، وہ یہ کہ جھکنے سے قبل کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضروری ہے؛ کیونکہ اگر وہ تکبیر کہنے کے دوران ہی رکوع کے لیے جھک جائے تو اس نے تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر نہیں کہی، اور تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (123/4).

سوم:

اور جب مقتدی امام کے ساتھ رکوع کر لے تو اس کی رکعت ہو جائیگی چاہے اس نے فاتحہ نہ بھی پڑھی ہو، جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے، اور ان شاء اللہ راجح بھی یہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ صف میں پہنچنے سے قبل ہی رکوع کر کے صف میں ملنے کی حالت کا علم ہونے پر انہیں فرمایا تھا:

"اللہ تعالی آپ کی حرص اور زیادہ فرمائے، آئندہ ایسا نہ کرنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (783).

وجہ الدلالت یہ ہے کہ: اگر امام کے ساتھ رکوع پا لینے سے رکعت نہ ملتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ رکعت دوبارہ ادا کرنے کا کہتے جس میں انہوں نے قرآت نہیں کی تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے رکوع پا لیا اس نے رکعت پالی.

دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (230).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اور اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے ساتھ بعد میں ملنے والے کو حکم دیا ہے کہ وہ اسی طرح کرے جو امام کر رہا ہو، اور یہ تو معلوم ہے کہ اس پر عمل تو اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ امام کے ساتھ رکوع کرے، اور اگر وہ سورۃ الفاتحہ پڑھنا شروع کر دے تو اس نے امام کو جس حالت میں پایا اس پر عمل نہیں کیا، لہذا اسے جس پر عمل کرنے کا حکم تھا اس نے اس کی مخالفت کی" انتہی

ماخوذ از: عون المعبود (157/3).

اور سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی وجوب کے دلائل عام ہیں، وہ مسبوق اور غیر مسبوق یعنی نماز کی ابتدا میں اور دوران نماز شامل ہونے والے سب کو شامل ہیں، اور یہ حدیث رکوع کی حالت میں امام کو پانے والے سے سورۃ الفاتحہ ساقط ہونے میں خاص ہے، تو اس طرح یہ حدیث ان احادیث کی تخصیص کرتی ہے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (290/23).

اور سوال نمبر (74999) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے کہ مقتدیوں سے دو جگہ میں سورۃ الفاتحہ ساقط ہوجاتی ہے :

1–جب امام کو رکوع کی حالت میں پائے.

2–جب امام کے ساتھ رکوع سے کچھ دیر قبل ملے اور سورۃ الفاتحہ پڑھنی ممکن نہ ہو.

دیکھیں : احکام حضور المساجد صفحہ نمبر (141–143) تالیف عبداللہ بن صالح الفوزان.

واللہ اعلم.